

مسئله وحدت الوجود

تصنيف لطيف :-

اعلى حضرت، مجدد امام احمد رضا



القول المسعود المحمود
فى
مسئلة الوحدة الوجود

ALAHAZRAT NETWORK

اعلى حضرت نيٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

القول المسعود المحود فی مسئلة الوحدة الوجود

مسئلة وحدت الوجود

تصنيف: اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ
پیش کش:

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

E-mail: fikrealahazrat@yahoo.com

برائے:

www.alahazratnetwork.org

نام کتاب: القول المسعود المحمود في مسئلة الوحدة الوجود

تصنيف: اعلى حضرت مجدد امام احمد رضا خان بريلوى

کمپوزنگ: رانا خليل احمد رضا قادري، جہانیاں ضلع خانیوال

E-Mail: ranakhalilahmed@hotmail.com

ٹائٹل: راو ریاض شاہد رضا قادری

زیر سرپرستی: راو سلطان مجاہد رضا قادری

www.alahazratnetwork.org

پیش کش:

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

E-mail: fikrealahazrat@yahoo.com

برائے:

www.alahazratnetwork.org

القول المسعود المحمود

فی

مسئلة الوحدة الوجود

بسم الله الرحمن الرحيم

سوال

ہوا الحق۔ بشرف ملاحظہ عالیہ عالی جناب حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی مدظلہم العالی مجدد
مآتہ حاضرہ۔ یا حضرت اقدس دام فیوضاتکم العالیہ، السلام علیکم ورحمته اللہ وبرکاتہ،
صدآداب نیازمندانہ بجالا کر عارض ہوں کہ اس جگہ دربارہ مسئلہ وحدت الوجود و سماع، علماء میں سخت اختلاف ہے، زید کہتا
ہے مسئلہ وحدۃ الوجود حق ہے اور صحیح ہے، جو انبیائے مرآۃ عالمین علیہم الصلوٰۃ والسلام و اویائے عظام علیہم الرضوان کا مشرب ہے،
اور سماع لابلہ شرعاً درست ہے، ہر دو مسائل کا ثبوت کتب اسلامیہ سے موجود ہے، بکر اس کے برخلاف ہے اور فتوے دیتا
ہے کہ مشرب وحدۃ الوجود والے تمام کافر ہیں اور سماع بلا تخصیص مطلق حرام ہے اور اس کا مرتکب معاذ اللہ ملعون و کافر ہے،
اور ہر دو مسائل کا ثبوت کسی کتاب اسلامی میں نہیں۔ فلہذا بکمال ادب معروض کہ بحوالہ کتب معتبرہ و فتویٰ خود سے ہم امت
محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بوایسی جواب سرفرازی بخشیں کہ ان میں سے کون حق پر ہے اور کون کاذب، تاکہ تشویش اور خطرہ
ایمانی بین المسلمین نہ آئے۔ والا جر علی اللہ التعارض

خادم العلماء والفقراء، فقیر نور احمد فریدی چشتی

از فرید آباد، ڈاک خانہ غوث پور ریاست بہاول پور بقلم خود۔

(الجموں)

وعلیکم السلام ورحمته اللہ وبرکاتہ۔ یہاں تین چیزیں ہیں، توحید۔ وحدت۔ اتحاد

توحید۔ مدار ایمان ہے اور اس میں شک کفر۔

وحدت وجود حق ہے، قرآن عظیم و احادیث و ارشادات اکابر دین سے ثابت اور اس کے قائلوں کو کافر کہنا خود شنیع خبیث کا کفر ہے۔

رہا **اتحاد**، وہ بے شک زندقہ و الحاد، اور اس کا قائل ضرور کافر۔ اتحاد یہ کہ یہ بھی خدا وہ بھی خدا سب خدا۔

ع گرفتار مراتب تکند زندیق ست۔

حاشا للہ، الہ الہ ہے اور عبد عبد، ہرگز نہ عبد الہ ہو سکتا ہے، نہ الہ عبد، اور وحدت وجود یہ کہ وجود واحد موجود واحد، باقی سب ظلال و عکوس ہیں قرآن کریم میں ہے

کل شئ سواہی لا یستوی معہ الا وہ

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اصدق کلمۃ قالہا الشاعر کلمۃ لیبد لا

کل شئ سواہی ما خلا اللہ باطل

سب میں زیادہ سچی بات جو کسی شاعر نے کہی، لبید کی بات ہے کہ سن لو اللہ

عز و جل کے سوا ہر چیز اپنی ذات میں محض بے حقیقت ہے

کتب کثیرہ مفصلہ اصابہ نیز مسند میں ہے سواد بن وقارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے عرض کی

فاشهد ان اللہ لا شئ غیرہ وانک مامون علی کل غائب

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ موجود نہیں اور حضور جمع غیوب

پر امین ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔

اقول۔ یہاں فرقے تین ہیں۔

ایک، شک اہل ظاہر کہ حق و حقیقت سے بے نصیب محض ہیں، یہ وجود کو اللہ و مخلوق میں مشترک سمجھتے ہیں۔

دوم، اہل حق و حقیقت کہ بمعنی مذکور قائل وحدت وجود ہیں۔

سوم، اہل زندقہ و ضلالت کہ الہ و مخلوق میں فرق کے منکر اور ہر شخص و شے کی الوہیت کے مقرر ہیں، ان کے

خیال و اقوال اس تقریبی مثال سے روشن ہوں گے،

ایک بادشاہ عالی جاہ آئینہ خانہ میں جلوہ فرما ہے، جس میں تمام مختلف اقسام و اوصاف کے آئینے نصب ہیں،

آئینوں کا تجربہ کرنے والا جانتا ہے کہ اُن میں ایک ہی شے کا عکس کس قدر مختلف طوروں پر متجلی ہوتا ہے، بعض میں صورت

صاف نظر آتی ہے، بعض میں دھندلی، کسی میں سیدھی، کسی میں الٹی، ایک میں بڑی ایک میں چھوٹی، بعض میں پتلی بعض میں

چوڑی، کسی میں خوش نما، کسی میں بھونڈی۔ یہ اختلاف ان کی قابلیت کا ہوتا ہے، ورنہ وہ صورت جس کا اُن میں عکس ہے خود

واحد ہے۔ ان میں جو حالتیں پیدا ہوئیں، متجلی اُن سے مندرجہ ہے، ان کے آئینے بھونڈے دھندلے ہونے سے اس میں کوئی

قصور نہیں آتا واللہ المثل الاعلیٰ، اب اس آئینہ خانے کو دیکھنے والے تین قسم ہوئے۔

اول۔ نا سمجھ بچے انہوں نے گمان کیا کہ جس طرح بادشاہ موجود ہے یہ سب عکس بھی موجود ہیں کہ یہ بھی تو ہمیں

ایسے ہی نظر آرہے ہیں جیسا وہ، ہاں یہ ضرور ہے کہ اس کے تابع ہیں، جب وہ اٹھتا ہے، یہ سب کھڑے ہو جاتے ہیں، وہ

چلتا ہے، یہ سب چلنے لگتے ہیں، وہ بیٹھتا جاتا ہے، یہ سب بیٹھ جاتے ہیں۔ تو ہیں یہ بھی اور وہ بھی، مگر وہ حاکم ہے، یہ محکوم، اور

اپنی نادانی سے نہ سمجھا کہ وہاں تو بادشاہ ہی بادشاہ ہے، یہ سب اُسی کے عکس ہیں، اگر اس سے حجاب ہو جائے، تو یہ سب صفحہ

ہستی سے معدوم محض ہو جائیں گے، ہو کیا جائیں گے اب بھی تو حقیقی وجود سے کوئی حصہ ان میں نہیں، حقیقتاً بادشاہ ہی موجود

ہے، باقی سب پر تو کی نمود ہے۔

دوم۔ اہل نظر و عقل کامل، وہ اس حقیقت کو پہنچے اور اعتقاد لائے کہ بے شک وجود ایک بادشاہ کے لئے ہے،

وجود ایک وہی ہے، یہ سب غل و عکس ہیں کہ اپنی حد ذات میں اصلاً وجود نہیں رکھتے، اس تجلی سے قطع نظر کر کے دیکھو کہ پھر

اُن میں کچھ رہتا ہے، حاشا عدم محض کے سوا کچھ نہیں، اور جب یہ اپنی ذات میں معدوم و فانی ہیں اور بادشاہ موجود، یہ اس کا

نمود، وجود میں اس کے محتاج ہیں اور وہ سب سے غنی، یہ ناقص ہیں، وہ تام یہ ایک ذرہ کے بھی مالک نہیں۔ اور وہ سلطنت کا مالک، یہ کوئی کمال نہیں رکھتے، حیات، علم، سمع، قدرت، ارادہ، کلام سب سے خالی ہیں، اور وہ سب کا جامع تو یہ اس کا عین کیونکر ہو سکتے ہیں۔ لاجرم یہ نہیں کہ یہ سب وہی ہیں، بلکہ وہ ہی وہ ہے اور یہ صرف اس کی تجلی کی نمود، یہی حق و حقیقت ہے اور یہی وحدت الوجود۔

سوم۔ عقل کے اندھے سمجھ کے اندھے ان نا سمجھ بچوں سے بھی گئے گزرے، انہوں نے دیکھا کہ جو صورت بادشاہ کی ہے وہی ان کی، جو حرکت وہ کرتا ہے، یہ سب بھی، تاج جیسا اس کے سر پر ہے بعینہ ان کے سروں پر بھی۔ انہوں نے عقل و دانش کو پیٹھ دے کر بکنا شروع کیا کہ یہ سب کے سب بادشاہ ہیں اور اپنی سفاہت سے وہ تمام عیوب و نقائص و نقصان قواہل کے باعث ان میں تھے، خود بادشاہ کو ان کا مورد کر دیا کہ جب وہی ہیں تو ناقص، عاجز، محتاج، اُلے، بھونڈے اور دھندلے کا جو عین ہے، قطعاً انہیں ذمائم سے متصف ہے

تعلیٰ اللہ عما یقول الظلمون علواً کبیراً

انسان اپنا عکس ڈالنے میں آئینہ کا محتاج ہے اور وجود حقیقی احتیاج۔ یہ پاک، وہاں جسے آئینہ کہے وہ خود بھی ایک ظل ہے، پھر آئینے میں انسان کی صرف سطح مقابل کا عکس پڑتا ہے، جس میں انسان کے صفات مثل کلام و سمع و بصر و علم و ارادہ و حیات و قدرت سے اصلاً نام کو بھی کچھ نہیں آتا، لیکن وجود حقیقی عز جلالہ کی تجلی نے اپنے بہت ظلال پر نفس ہستی کے سوا ان صفات کا بھی پرتو ڈالا، یہ وجوہ اور بھی ان بچوں کی نا فہمی اور ان اندھوں کی گمراہی کا باعث ہوئیں، اور جن کو ہدایت حق ہوئی وہ سمجھ لئے ہیں کہ۔

چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

انہوں نے ان صفات اور خود وجود کی دو قسمیں کیں، حقیقی ذاتی کہ متجلی کے لئے خاص ہے اور ظلی عطائی کہ ظلال کے لئے ہے اور حاشا یہ تقسیم اشتراک معنی نہیں بلکہ محض موافقت فی اللہ، یہ ہے حوق حقیقت و عین معرفت۔ واللہ الحمد
الحمد للہ الذی ہدانا لهذا وما كنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ لقد جاء ت رسل ربنا بالحق
صلی اللہ تعالیٰ علیہم وعلیٰ سیدہم و مولا ہم وبارک وسلم سماع مجرد کہ جملہ منکرات شرعیہ سے خالی بلاشبہ

اہل کو مباح بلکہ مستحب ہے، اس پر انکار ستر صدیقوں پر انکار ہے اور معاذ اللہ صدیقین کی تکفیر کرنے والا خود کفر انجیث کا سزاوار ہے، اس کی تفصیل فتاویٰ فقیر خصوصاً رسالہ **اجل التجیر** میں ہے، ہاں مزامیر شرعاً ناجائز ہیں، حضرت سلطان الاولیاء محبوب الہی نظام الحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوائد الفوائد شریف میں فرمایا

مزامیر حرام ست

اور اہل اللہ کسی معصیت الہی کے اہل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(نقل از رسالہ ”یادگار رضا“ بریلی، جلد ۲، شمارہ ۸، یکم شوال ۱۳۳۶ھ)

(مخزنہ، کتب خانہ محمد عالم مختار حق، جگیاں شہاب الدین، بند روڈ لاہور)